دارُالإفتاء

بارہ ربیع الاول میں خیرات اور محفلِ نعت
منعقد کرنے کی شرعی حیثیت

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

بندہ بارہ ربیع الاول کو خیرات اور محفلِ نعت منعقد کروانا چاہتا ہے، شرعاً اس کی اجازت ہے یا نہیں؟

چار محترم مہینے کونسے ہیں؟ اور محترم ہونے کا مطلب کیا ہے؟ مستفتی: محمد شکیل

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

۱:- واضح رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور بعثت اُمتِ محمدیہ کے لیے رحمت وسعادت کا ذریعہ ہے اور اس نعمت کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے، بلکہ مؤمن کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت نہ ہو، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور سیرتِ مبارکہ کا ذکر کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن اور افضل الاذکار ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت واحوال، فضائل ومناقب اور حیاتِ طیبہ کے مختلف گوشے اُجاگر کرنا، اس پر بیان وتقریر کرنا، اور آپ کی مدح سرائی کرنا کارِثواب ہے، لیکن یہ اسی وقت ہے جب کہ سنت وشریعت کے مطابق ہو، لیکن مروجہ محافلِ میلاد اور محافلِ نعت جس نوعیت سے منعقد کی جاتی ہیں، اس کا وجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین وتبع تابعین اور ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم کے زمانے میں نہیں تھا۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں بارہ ربیع الاول یا کسی بھی دن کی تعیین کو لازم یا باعثِ ثواب سمجھ کر محفلِ نعت منعقد کرنا، اور اسی طرح کسی بھی دن کی تعیین کو لازم یا باعثِ ثواب سمجھ کر اس میں فقراء اور مساکین کو کھانا کھلانا اور خیرات وغیرہ کرنا، کسی شرعی دلیل سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے فقہاء اور ائمہ مجتہدین نے بدعت میں شمار کیا

ہے، لہٰذا ایسی محافلِ نعت منعقد کرنے اور خیرات وغیرہ کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ ''المدخل لابن الحاج'' میں ہے:

''ومن جملة ما أحدثوه من البدع مع اعتقادهم أن ذٰلك من أكبر العبادات وإظهار الشعائر ما يفعلونه في شهر ربيع الأول من مولد وقد احتوى علٰى بدع ومحرمات جملة .... وعمل طعامًا فقط ونوى به المولد ودعا إليه الإخوان وسلم من كل ما تقدم ذكرهٗ فهو بدعة بنفس نيته فقط، إذ أن ذٰلك زيادة في الدين وليس من عمل السلف الماضين، واتباع السلف أولٰى بل أوجب من أن يزيد نية مخالفة لما كانوا عليه، لأنهم أشد الناس اتباعًا لسنة رسول الله -صلى الله عليه وسلم- وتعظيمًا لهٗ ولسنته -صلى الله عليه وسلم- ولهم قدم السبق في المبادرة إلى ذٰلك ولم ينقل عن أحد منهم أنهٗ نوى المولد ونحن لهم تبع فيسعنا ما وسعهم.''

(المدخل لابن الحاج، فصل في مولد النبيؐ، ج: ۲، ص: ۲، ۱۰، ط: دار التراث)

البتہ اگر کسی خاص دن یا مہینے کی تعیین کو لازم یا باعثِ ثواب سمجھے بغیر کوئی ایسی محفل منعقد کی جائے جس میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت بیان کی جائے اور بدعات سے بچتے ہوئے نعت خوانی کا اہتمام کیا جائے تو ایسی محافل منعقد کرنا اور اس میں شرکت کرنا بڑی سعادت کی بات ہے، اور اسی طرح ایسے مواقع پر اگر کسی کی طرف سے شرکاء کے لیے کھانے کی دعوت کا اہتمام کیا جائے تو شرعاً اس کی گنجائش ہے۔

۲:- واضح رہے کہ ماہِ ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب وہ مہینے ہیں جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حرمت والے مہینے قرار دیا ہے، ان مہینوں کو حرمت والا اس لیے کہتے ہیں کہ ان میں ہر ایسے کام سے جو فتنہ وفساد، قتل وغارت اور امن وسکون کی خرابی کا باعث ہو، بالخصوص منع فرمایا گیا ہے۔ اور ان مہینوں کی حرمت وفضیلت کسی اہم واقعہ یا سانحہ کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اشہرِ حرم کو ابتدائے آفرینش سے ہی اس اعزاز و اکرام سے نوازا ہے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

''اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔'' (سورۃ التوبۃ:۳۶)

ترجمہ: ''یقیناً شمار مہینوں کا (جو کہ) کتاب الٰہی میں اللہ کے نزدیک (معتبر ہیں) بارہ مہینے (قمری) ہیں، جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کیے تھے (اسی روز سے اور) ان میں چار خاص مہینے ادب کے ہیں۔'' (بیان القرآن)

پس اسی وجہ سے بعثتِ نبوی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) سے قبل دورِ جاہلیت میں بھی ان چار مہینوں کا بے حد ادب و احترام کیا جاتا تھا اور عرب اپنی بدویانہ زندگی کی وجہ سے لوٹ مار، فتنہ فساد اور ڈاکہ زنی جیسی عادتوں کے خوگر ہونے کے باجود ان ایام میں اپنی تمام سرگرمیاں موقوف کردیتے تھے اور ہر طرف امن وامان، صلح وآشتی کا دور دورہ ہوجاتا تھا۔ بعثتِ نبوی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے بعد اسلام نے بھی ان مہینوں کی حرمت وعظمت کے تصور کو باقی رکھا اور ہر قسم کی انسانیت دشمن سرگرمیاں حرام قرار دے کر ان مہینوں کو امن کا گہوارہ بنانے کا حکم دیا۔

''تفسیر الخازن'' میں ہے:

''وإنما سميت حرمًا لأن العرب في الجاهلية كانت تعظمها وتحرم فيها القتال، حتى لو أن أحدهم لقي قاتلَ أبيه وابنه وأخيه في هٰذه الأربعة الأشهر لم يهجه، ولما جاء الإسلام لم يزدها إلا حرمةً وتعظيمًا، ولأن الحسنات والطاعات فيها تتضاعف، وكذٰلك السيئات أيضًا أشد من غيرها، فلا يجوز انتهاك حرمة الأشهر الحرم.''

(تفسير الخازن، [سورة التوبة: ٣٦]، ج:٢، ص:٣٥٧، ط: دار الكتب العلمية)

ترجمہ: ''یعنی ان کا نام حرمت والے مہینے اس لیے پڑ گیا کہ عرب دورِ جاہلیت میں ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور ان میں لڑائی جھگڑے کو حرام سمجھتے تھے، حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی کے قاتل کو بھی پاتا تو اس پر بھی حملہ نہ کرتا۔ اسلام نے ان کی عزت واحترام کو اور بڑھایا۔ نیز ان مہینوں میں نیک اعمال اور طاعتیں ثواب کے اعتبار سے کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔ اسی طرح ان میں برائیوں کا گناہ دوسرے دنوں کی برائیوں سے سخت ہے، لہٰذا ان مہینوں کی حرمت توڑنا جائز نہیں۔''

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	محمد احمد بلتی
الجواب صحیح		دارالافتاء
محمد شفیق عارف		جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی